اور کامرانیوں سے ہمکنار ہو کر اکیسویں صدی کو چیلنج کر رہا ہے۔ درویشوں اور فقیروں کا عظیم انقلاب جس نے پوری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔

انقلاب اسلامی افغانستان ہمیں دعوت دے رہا ہے۔ پاکستان کی دینی قوتوں، دینی مدارس کے علماء اور طلباء کو، دینی جماعتوں اور ان کے کارکنوں کو۔ تمہارے اسلاف نے جو خواب دیکھا تھا، ہم نے شرمندۂ تعبیر کردیا ہے۔ وہ ہمارے بھی اسلاف تھے۔ ہم انہی کے نقشِ قدم پر چل رہے۔ تم پر فرض ہے۔ اُس خواب کو شرمندۂ تعبیر کرو۔ اکیسویں صدی کو اسلامی انقلاب کی صدی بنا دو اور پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنا دو۔

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

○

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحلت فرماگئے

عالمِ اسلام کے عظیم مفکر، ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم، رابطۂ عالمِ اسلامی کے بانی، سینکڑوں دینی کتابوں کے مصنف، عظیم دانشور اور ادیب حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء کو رحلت فرماگئے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔

وہ بلاشبہ عالمِ اسلام کی متاعِ عزیز تھے۔ انہیں پورے عالمِ اسلام میں عزت واحترام سے دیکھا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنی تحریر و تقریر سے اسلام کی بے پناہ خدمت کی اور لاکھوں انسان ان کی دعوت و تبلیغ اور پکار پر صراطِ مستقیم پر گامزن ہوگئے۔ انہوں نے یورپ کی فضاؤں اور عرب کے صحراؤں میں بیک وقت اسلام کی روشنی کو پھیلایا۔ وہ علم کا پہاڑ اور حلم کا معیار تھے۔ مولانا کی تصانیف ان کے لیے توشۂ آخرت اور مسلمانوں کے لئے بہترین فکری اثاثہ ہیں۔ علم و حکمت کا یہ آفتاب بیسویں صدی کے آخری دن غروب ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے۔ (آمین) مولانا کے انتقال پر ان کے خاندان کے افراد ہی نہیں بلکہ پورا عالمِ اسلام تعزیت کا مستحق ہے۔

رسالہ پریس جاچکا تھا جب یہ المناک خبر سنی گئی۔ پہلی کاپی روک کر تعزیتی شذرہ کے طور پر یہ چند سطور سپردِ قلم کی گئیں یقیناً ان میں مولانا کی عظیم ہستی کو خراجِ تحسین پیش کرنے کا حق اداء نہیں ہوا۔ آئندہ اشاعت میں تفصیلی مضمون شامل کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ